36445 - عورت نے كئى نذریں مانى اور بھول گئى

سوال

میں نے كئى ایك نذریں مانى اور اب مجھے یاد بھى نہیں ہیں، ان كا كفارہ كیا ہے، كیا میں ہر نذر كے بدلے دس مسكینوں كو كھانا كھلا دوں؟
لیكن مجھے تو یہ یاد نہیں كہ كتنى نذریں مانى تھیں، اب كیا كرنا ہو گا ؟
اور میں نے نماز كى نذریں بھى مانى تھیں جو مجھے یاد نہیں كیا ان كا بھى كفارہ ہے، یا كہ نماز ادا كرنا ضرورى ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس نے اطاعت یعنى نماز یا روزہ یا صدقہ وغیرہ كى نذر مانى تو اسے یہ نذر پورى كرنا ہو گى؛ كیونكہ رسول كریم صلى اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے اللہ تعالى كى اطاعت كرنے كى نذر مانى وہ نذر پورى كرے، اور جس نے اللہ تعالى كى نافرمانى اور معصیت كى نذر مانى وہ اللہ كى نافرمان نہ كرے "

صحیح بخارى حدیث نمبر (6318).

اس نے یہ نذر چاہے كسى چیز كے حصول پر مانى ہو یا پھر مطلقا نذر ہو اس میں كوئى فرق نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى نیكى كى نذر كے بارہ میں كہتے ہیں:

(یہ تین قسم كى ہے:

پہلى قسم: كسى نعمت كے حصول یا پھر كسى مشكل اور تكلیف كے دور ہونے كے بدلے میں اطاعت و فرمانبردارى كى نذر ماننا: مثلا كوئى یہ كہے: اگر اللہ تعالى نے مجھے شفا دى تو میرے ذمہ ایك ماہ كے روزے، تو جس چیز كى شرع میں اصلا وجوب كى دلیل ملتى ہو اس میں اطاعت كرنا لازم ہو گى مثلا روزے، نماز، صدقہ، اور حج، اہل علم كا اجماع ہے كہ اس نذر كو پورا كرنا لازمى ہے)

دیكھیں: المغنى لابن قدامہ المقدسى (13 / 622).

اور اگر آپ کو نماز یا روزہ یا صدقہ کی نذریں یاد ہیں، اور ان کی تعداد کا علم نہیں تو آپ کے ذمہ یاد کرنے کی کوشش کرنا ہے، اور پھر جو آپ کے گمان میں غالب آتا ہو کہ اتنی ہونگی انہیں پوری کرلیں تا کہ اس سے بری الذمہ ہو جائیں.

لیکن اگر آپ بھول چکی ہوں، یا پھر شك ہو کہ آیا نذر نماز میں مانی تھی یا روزہ اور صدقہ کی، تو بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ آپ ان میں سے ایك فعل سرانجام دینے میں پوری کوشش اور جدوجھد کریں، اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ ہر نذر جس میں آپ کو شك ہو کے بدلے قسم کا کفارہ دینا ضروری ہے.

دیکھیں: مغنی المحتاج (6 / 234) غمز عیون البصائر (1 / 211) الموسوعة الفقهية (26 / 201).

اس سے آپ اپنے دوسرے سوال کا جواب معلوم کر سکتی ہیں، نماز کی نذر کو پورا کرنا ضروری ہے، اور آپ اپنے غالب گمان کے مطابق عمل کریں تا کہ بری الذمہ ہو سکیں، اور اگر آپ کو شك ہو کہ مثلا بیس نمازیں ادا کرنے کی نذر مانی یا پچیس کی تو آپ پچیس ادا کریں.

اور یہ جاننا ضروری ہے کہ نذر نہیں ماننی چاہیے کیونکہ بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا اور فرمایا:

" یہ کسی چیز کو دور نہیں کرتی بلکہ یہ تو بخیل سے نکالنے کا ایك بہانہ ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6608) صحیح مسلم حدیث نمبر (1639)

اور بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نذر ابن آدم کو کوئی چیز نہیں دیتی جو میں نے اس کے مقدر میں نہ کی ہو، لیکن اسے وہی چیز ملتی ہے جو میں نے اس کے مقدر میں کی ہوتی ہے، میں نذر کے ساتھ بخیل سے نکالتا ہوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6609).

واللہ اعلم .